يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان

ترجمہ و تحقیق
فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمر و عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

اس بارے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ ڈکیتی والا معاملہ "محاربہ" سے تعلق رکھتا ہے۔اس میں اصل مجرم اور معاون بالکل برابر ہیں ۔جس طرح مال غنیمت میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اصل ذمہ دار اور معاون مال غنیمت میں برابر حصہ دار ہوتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ محاربہ (لوٹ مار کی کاروائی) میں قوت وطاقت،رعب ودبدبہ کا ہونا لازمی امر ہے ۔یہ چیزیں بغیر ایک دوسرے کی مدد ومعاونت کے ممکن ہی نہیں۔جب تک کاروائی کرنے والے اصل ذمہ دار کو کسی معاون کا تعاون میسر نہیں آئے گا وہ اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہنا ہی نہیں سکتا۔لہٰذا ہم اس معاملہ کو حدود والے معاملے پر قیاس نہیں کرسکتے۔یہی وجہ ہے کہ جب کسی شخص کو ڈاکوؤں میں سے صرف ایک آدمی ہی قتل کرڈالے سزا میں تمام ڈاکو شامل کیے جائیں گے ۔اگر بعض قتل کرنے والے اور بعض مال لوٹنے والے ہوں تو ان سب کو قتل اور سولی کی سزا میں برابر سمجھا جائے گا۔بالکل ایسے جیسے ڈکیتی کی کاروائی میں ہر شخص ہی قتل کرتا اور مال لوٹتا تو ان کو سزا میں برابر سمجھا جاتا۔(ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباس کا ترجمہ مکمل ہوا)

سعودی عرب میں فتوٰی صادر کرنے والی کمیٹی کا فتوٰی:

جب کوئی شخص کسی گروہ کی طرف منسوب ہوتا ہو اور اس کا مددگار ہو تو آیا اس کا حکم وہی ہوگا جو باقی گروہ کا حکم ہوگا؟اس متعلق سے موجودہ دور کے علماء کے فتاوٰی میں وہ فتوٰی بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے جو مملکت سعودیہ کی مستقل کمیٹی "لُجْنَةُ الدَّائِمَةُ لِلبُحُوثِ العِلْمِيَّة وَالإِفْتَاء" نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جاری کیا ہے ۔سوال کچھ یوں ہے :اہل تشیع کے اثنا عشری رافضیوں میں سے جو عوام الناس ہیں۔علماء و قائدین نہیں ان کا کیا معاملہ اور حکم ہے؟علاوہ ازیں کوئی بھی فرقہ اور گروہ جو ملت اسلامیہ سے خارج ہے،اس کے علماء اور عوام الناس میں کفر وفسق کے اعتبار سے کوئی فرق ہوگا کہ نہیں؟افتاء کمیٹی نے اس سوال کا درج ذیل جواب ارشاد فرمایا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَ بَعْدُ : مَنْ شَايَعَ مِنَ الْعَوَامِ اِمَامًا مِنْ أَئِمَّةِ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ وَانْتَصَرَ لِسَادَتِهِمْ وَكُبَرَاءِ هِمْ بَغْيًا وَ عَدْوًا حُكِمَ لَهُ بِحُكْمِهِمْ كُفْرًا وَ فِسْقًا : قَالَ تَعَالٰى : ﴿يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا، اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا، خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا، يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا، وَ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا، رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا﴾

- وَاقْرَأْ الْآيَاتِ رقم: ١٦٥، ١٦٦، ١٦٧ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٣٧، ٣٨، ٣٩ مِنْ سُوْرَةِ الْأَعْرَافِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٢١، ٢٢ مِنْ سُوْرَةِ إِبْرَاهِيْمَ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٢٨، ٢٩ مِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٦٢، ٦٣، ٦٤ مِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٣١، ٣٢، ٣٣ مِنْ سُوْرَةِ سَبَا،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٢٠ حتّٰى ٣٦ مِنْ سُوْرَةِ الصَّافَاتِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ٥٠ مِنْ سُوْرَةِ غَافِرٍ،

وَغَيْرِ ذَالِكَ كَثِيْرٌ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ۔ وَلِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاتَلَ رُؤُسَآءَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ أَتْبَاعَهُمْ وَ كَذَالِكَ فَعَلَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ السَّادَةِ وَالْأَتْبَاعِ، وَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى التَّوْفِيْقُ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

توقیع: عَبْدُ اللّٰهِ قُعُوْد/عَبْدُ اللّٰهِ غُدَيَانِ/عَبْدُ الرَّزَّاق عَفِيْفِي/عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ بَاز۔" [95]

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ درود وسلام محمد ﷺ پر، ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر ہو۔ حمد وثنا کے بعد! کفر وضلالت کے اماموں میں سے کسی امام اور لیڈر اگر عوام الناس میں سے کسی نے ساتھ دیا اور مدد کی، اسلام کی بغاوت کرتے ہوئے یا دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے۔ عوام الناس میں سے پیروکاروں اور کارکنوں کا بھی کفر اور فسق میں وہی معاملہ ہو گا جو ان کے پیشواؤں کا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب کی آیات :-٦٨-٦٣ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہ کوئی حامی ومددگار نہ پائیں گے۔ اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ (حسرت وافسوس سے) ہیں گے کہ کاش! ہم اللہ اور رسول ﷺ کی

95 فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء: 2/208- فتوی: 9247

اطاعت کرتے۔اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی بات مانی، جنہوں نے ہمیں راہِ راست سے بھٹکا دیا۔ پروردگار! تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما۔"

- وَاقْرَأْ الْآيَاتِ رقم: ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَم: ۳۷، ۳۸، ۳۹ مِنْ سُوْرَةِ الْأَعْرَافِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ۲۱، ۲۲ مِنْ سُوْرَةِ إِبْرَاهِيْمَ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ۲۸، ۲۹ مِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ،
- وَالْآيَاتِ رَقِمْ: ۶۲، ۶۳، ۶۴ مِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ۳۱، ۳۲، ۳۳ مِنْ سُوْرَةِ سَبَا،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ۲۰ حتّٰی ۳۶ مِنْ سُوْرَةِ الصَّافَاتِ،
- وَالْآيَاتِ رَقَمْ: ۵۰ مِنْ سُوْرَةِ غَافِرٍ،

مذکورہ آیات کے علاوہ اور بھی زیادہ آیات میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے۔ نبی اکرم، رسول رحمت، پیغمبر جہاد محمد ﷺ نے جب مشرکین سے جنگ کی تھی تو صرف اور صرف قریشی رئیسوں اور وڈیروں سے ہی نہیں کی تھی۔ بلکہ آپ ﷺ نے مکہ کے عام پیروکاروں سے بھی جنگ کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی طرزِ عمل تھا۔ انھوں نے بھی قائدین اور عام کارکنان میں کوئی فرق روا نہیں رکھا تھا۔ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے فقط اللہ کی توفیق سے بیان کیا ہے۔ درود و سلام ہو محمد ﷺ پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر۔

1. عبداللہ بن قعود
2. عبداللہ بن غدیان
3. عبدالرزاق عفیفی
4. عبدالعزیز بن باز　　(المملكة السعودية کی افتاء کمیٹی کے فتوٰی کا ترجمہ مکمل ہوا)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا مفصل و مدلل بیان:

شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو معاہدہ توڑنے والے ہوں۔ ان کے ساتھ ایک جیسا سلوک روا رکھا جائے۔ خواہ وہ بذاتِ خود عہد توڑنے والے ہوں یا اس معاہدہ توڑنے پر خاموشی اختیار کرنے والے اور پسندیدگی ظاہر کرنے والے ہوں۔ سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے اس بارے روشنی ڈالتے ہوئے حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: